92781 ـ گمراہ قسم كے لوگوں كى كتابوں كا مطالعہ جارى نہ ركھنے كى نصيحت

سوال

ميں رافضى شيعہ اور صوفيوں كى كتابوں كا مطالعہ كرنا پسند كرتا ہوں، ميرا علم بہت قليل ہے، اور الحمد للہ ميں نے ان كے شبہات كے متعلق كسى بھى بيسط سبب كى بنا پر اس كے مخالف موقف اپناتا ہوں، وہ يہ كہ ان مجھے علم ہے ان كا دين باطل ہے، اور ان ميں اكثر غالى قسم ہيں، يا پھر عامى و جاہل و مسكين ہيں جو شفقت كے مستحق ہيں، كيونكہ ان كے گمراہ پيروں اور بزرگوں نے انہيں دھوكہ ميں ركھا ہوا ہے، تو كيا آپ كى رائے ميں مجھے مطالعہ جارى ركھنا چاہيے يا كہ ترك كر دوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان پر اپنے عقيدہ اور ايمان كى حفاظت كرنا، اور اپنى فطرت اور سوچ و فكر كى كو سلامت ركھنا، اور اپنے دين اور دل كو شبہات و فتنوں سے پاك كرنا واجب ہے، كيونكہ دل كمزور ہوتے ہيں اور شبہات اچكنے والى چيز كا درجہ ركھتے ہيں، وہ بدعتيوں اور گمراہ لوگوں كى مزين كردہ اشياء كو اچك ليتے ہيں ليكن حقيقت ميں يہ شبہ بہت كمزور اور واہى ہوتا ہے.

اور پھر بدعتيوں اور گمراہ قسم كے لوگوں يا پھر شرك و خرافات سے بھرى ہوئى يا دوسرے اديان باطلہ كى كتابوں كا مطالعہ كرنا جن ميں تحريف و تغير پيدا ہو چكا ہے، يا الحادى نظريہ اور نفاق پر مشتمل كتابوں كى ورق گردانى كرنا جائز نہيں.

ان كتب كا مطالعہ صرف وہى شخص كر سكتا ہے جو علمى طور پر اس كى اہليت ركھتا ہو، وہ ان كا مطالعہ كر كے ان كتب كا رد كرنا چاہتا ہو اور اس ميں بيان كردہ فساد كو واضح كرنا چاہے تو اس كا مطالعہ كر لے.

ليكن جس كے پاس شرعى علم نہيں تو وہ ان كتابوں كا مطالعہ كرے گا تو غالبا وہ اس مطالعہ سے حيرت و گمراہى ہى پائيگا، بہت سارے لوگ اس كا شكار بھى ہو چكے ہيں، حتى جو شرعى طالب علم بھى، بات يہيں ختم نہيں ہوتى بلكہ وہ كفر تك كا ارتكاب كر بيٹھے اللہ تعالى محفوظ ركھے.

ان كتابوں كا مطالعہ كرنے والا جس سے دھوكہ كھاتا ہے وہ يہ بات ہے كہ اس كى سوچ ہوتى ہے اس كا دل تو ان

شبہات سے زیادی قوی ہے، لیکن زیادہ مطالعہ کرنے کی وجہ سے اچانک اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کے دل میں تو وہ شبہات گھر کر چکے ہیں جن کا اسے خیال تک بھی نہ تھا.

اس لیے علماء کرام اور سلف صالحین نے اس طرح کی کتابوں کا مطالعہ کرنا حرام قرار دیا حتی کہ ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ بھی تصنیف کیا جس کا عنوان " تحریم النظر فی کتب الکلام " رکھا.

ذیل میں ہم چند ایک علماء کرام کی کلام نقل کرتے ہیں جس میں غیر عالم شخص کے لیے یہ کتابیں پڑھنا حرام بیان ہوا ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" حنابلہ کہتے ہیں: اہل بدعت کی کتابوں کا مطالعہ کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی ان کتابوں کا جو حق و باطل پر مشتمل ہوں، اور اس کی روایت کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں عقائد کے لیے نقصان و ضرر ہے.

اور قیلوبی کا قول ہے: غزوات اور رقائق پر مشتمل جھوٹی کتابیں پڑھنا حرام ہیں " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (34 / 185).

شاطبی رحمہ اللہ نے یہی فتوی دیا ہے:

" عوام کے لیے ابو طالب مکی کی " قوت القلوب " نامی کتاب کا مطالعہ کرنا حلال نہیں، کیونکہ اس میں صوفیوں کی خرافات پائی جاتی ہیں "

دیکھیں: الافادات و الاشادات (44).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس مسئلہ میں بہتر یہی ہے کہ فرق کیا جائے لہذا جو متمکن نہ ہو اور ایمان میں رسوخ نہ رکھتا ہو تو اس کے ان کتابوں کا مطالعہ کرنا جائز نہیں، لیکن رسوخ رکھنے والے کے لیے جائز ہے اور خاص کر جب اسے مخالف کا رد کرنے کی ضرورت ہو " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (13 / 525).

اور محمد رشید رضا کہتے ہیں:

" شاگردوں اور عوام کو اس طرح کی کتابیں پڑھنے سے روکنا چاہیے تا کہ وہ ان کے عقائد اور ان کے دینی احکام میں ان پر کوئی مشکل پیدا نہ کریں تو وہ اس کوے کی طرح ہو جائیں جو مور کی چال چلنے کی کوشش میں اپنی چال بھی بھول بیٹھا، اور نہ ہی سیکھ سکا " انتہی

دیکھیں: الفتاوی محمد رشید رضا (1 / 137).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" صوفیاء کی کتابیں رکھنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کا مطالعہ و مراجعہ کرنا جائز ہے، صرف وہی شخص اس کا مطالعہ کرے جو ان میں موجود بدعات کا علم رکھتا ہو تا کہ وہ اس کا رد کر سکے تو اس صورت میں اس کا مطالعہ کرنے کا عظیم فائدہ ہو گا وہ یہ کہ اس بدعت کا علاج اور رد کرنا تا کہ لوگ اس سے محفوظ رہ سکیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب التوحید و العقیدۃ (267).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کا فتوی ہے:

" ہر مکلف مرد و عورت پر بدعتیوں اور گمراہ لوگوں کی کتابیں اور میگزین اور رسالے پڑھنا حرام ہے جو خرافات نشر کرتے اور جھوٹی مشہوری پر مشتمل اور مکارم اخلاق سے دور کر کے اخلاق رذیلہ کی دعوت دیں.

لیکن اگر کوئی انہیں پڑھ کر اس میں موجود الحاد و انحراف کا رد کرے اور اس پر چلنے والوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی نصیحت کرے اور ان کے اس فعل کو برا ثابت کرے اور لوگوں کو اس راہ سے روکے اور اجتناب کرنے کا کہے تو اس کے جائز ہے " انتہی

دیکھیں: مجلة البحوث الاسلامیة (19 / 138).

اس لیے - ہمارے بھائی - آپ اپنے آپ کو شر و برائی اور شبہات میں کیوں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، حالانکہ آپ کو اس کی کوئی ضرورت و حاجت نہیں اور آپ اس سے مستغنی ہیں آپ اس غلط عقیدہ اور انحراف سے سلیم ہونے پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ہدایت و ثابت قدمی کی اس عظیم نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی حفاظت کریں اور اسے ایسے خطرناك کام میں پیش نہ کریں کہ یہ ختم ہو جائے.

پھر عمر تو بہت ہی قلیل ہے کہ اسے باطل قسم کی کتابوں کے مطالعہ ضائع کیا جائے، بلکہ حق و نافع علم اورخیر و بھلائی تو بہت ہے، اگر کوئی شخص اپنی عمر اور وقت کو کسی علمی کتاب اور نفع مند مثلا تفسیر یا کتب حدیث اور فقہ و رقائق و زہد اور ادب و فکر اور تربیت کی کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرے تو بھی اس کی حاجت پوری نہیں ہوتی !!

تو پھر وہ ان خرافات و گمراہی پر مشتمل کتابوں کے مطالعہ میں کس طرح مشغول ہو سکتا ہے جسے رافضی شیعہ اور صوفیوں نے لکھا ہے ؟

عزیز بھائی آپ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی ایک قیمتی نصیحت سنیں جس میں انہوں نے نافع علوم کا اہتمام کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا ہے:

" رہا عالم تو میں اسے یہ نہیں کہتا کہ: علم کو پورا حاصل کرو اور نہ یہ کہتا ہوں کہ: بعض پراقتصار کر لوں.

بلکہ میں یہ کہتا ہوں: اہم اور ضروری کو مقدم کرو، کیونکہ عقل و دانش رکھنے والا شخص وہی ہے جو اپنی عمر کی قدر کرے اور اس کے مقتضی میں عمل کرے، اگرچہ عمر کی مقدار کے مطابق علم حاصل کرنے کی کوئی راہ نہیں، لیکن یہ ہے کہ وہ اغلب پر بنیاد رکھے، لہذا اگر وہ وہاں پہنچ گیا تو اس نےہر مرحلہ کے لیے زاد راہ تیار کر لیا اور اگر اس تک پہنچنے سے قبل فوت ہو گیا تو اس کی نیت وہاں ضرور پہنچ جائیگی.

مقصد یہ کہ نفس کو جتنا ممکن ہو سکے علم و عمل کے کمال تک پہنچایا جائے " انتہی مختصرا

دیکھیں: صید الخاطر (54 ـ 55).

واللہ اعلم.